روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 19 ستمبر 2003ء 21 رجب 1424 ہجری-19 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 213

بے کسی کی دعا

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور یہ دعا کی-

اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں- اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے......... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے-

(سیرت ابن ہشام جلد1 ص420 باب سعی الرسول الی ثقیف)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

اپنے ابتدائی ایام تصانیف میں حضرت مسیح موعود نے کوئی کتاب عربی زبان میں نہیں لکھی تھی۔ بلکہ تمام تصانیف اردو میں یا نظم کا حصہ فارسی میں لکھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ عربی میں بھی لکھیں۔ تو بڑی سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا کہ میں عربی نہیں جانتا۔ مولوی صاحب بے تکلف آدمی تھے انہوں نے پھر عرض کیا میں کب کہتا ہوں کہ حضور عربی جانتے ہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ کوہ طور پر جایئے اور وہاں سے کچھ لایئے۔ فرمایا ہاں میں دعا کروں گا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور جب دوبارہ باہر تشریف لائے تو ہنستے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے دعا کر کے عربی لکھنی شروع کی تو یہ بہت ہی آسان معلوم ہوئی۔ چنانچہ پہلے میں نے نظم ہی لکھی۔ اور کوئی سو شعر عربی میں لکھ کر لے آیا ہوں آپ سنیئے۔ یہ عربی میں حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف تھی اور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے کئی کتابیں عربی میں تصنیف کیں۔ اور زمانہ بھر کے علماء کو چیلنج کیا۔ کہ کوئی آپ کے مقابلہ میں ایسی فصیح اور بلیغ پُر معنی و معارف و حقائق سے پُر عبارت عربی زبان میں لکھ کر دکھائے مگر کسی کو طاقت نہ ہوئی۔ کہ اس مقابلہ کے لئے کھڑا ہوتا۔ الغرض حضرت مسیح موعود کے تمام کاروبار کا انحصار دعاؤں پر تھا۔ آپ کی زندگی کے اوقات کا اکثر حصہ دعاؤں میں گزرتا تھا۔ ہر کام سے قبل آپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور اپنے دوستوں کو بھی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ دعا کو آپ ایک عظیم الشان نعمت یقین کرتے تھے۔ کسی اور ذریعہ کو آپ ایسا عظیم التاثیر نہیں بتلاتے تھے جیسا کہ دعا ہے۔ اور دعا کو اسباب طبعیہ میں سے ایک سبب بتلاتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ 527)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

انٹرنیٹ کا استعمال اور والدین کا فرض

انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر اس امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ ہر چیز کے کچھ فوائد اور کچھ نقصانات ہوتے ہیں۔ مومنانہ فراست کا تقاضہ ہے کہ انسان ہر چیز کے مفید پہلو سے استفادہ کرے اور جو چیزیں لغویات یا مخرب الاخلاق یا بے جا وقت اور پیسہ کا نقصان کرنے والی ہوں، ان کو ترک کرے۔

اس اصولی تعلیم کو پیش نظر رکھ کر انٹرنیٹ کا استعمال کرنا چاہئے۔ **والدین کا فرض ہے کہ بچوں کی اس سلسلہ میں نگرانی رکھیں۔** کیونکہ وہ اپنی کم علمی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ایسے خطرات کو محسوس نہیں کر پاتے۔ والدین کو انہیں توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ یہ تربیتی لحاظ سے بہت ضروری امر ہے۔ (ناظر امور عامہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 28,27 ستمبر 2003ء درج ذیل شیڈیول کے مطابق فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

27 ستمبر بروز ہفتہ 4:00 بجے شام تا 6:00 بجے شام

28 ستمبر بروز اتوار 7:30 بجے صبح تا 1:30 بجے دوپہر

ضرورت منداحباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2002ء ⑥

9 تا 18 جون سگ بٹولی کانگڑہ ہماچل پردیش میں دس روزہ "ہون یگیہ وست سنگ" میں احمدی علماء کی تقاریر۔ اس موقع پر جماعت کی طرف سے دس روزہ فری میڈیکل کیمپ اور بکسٹال لگایا گیا

16 جون اجمیر میں بس سٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر جماعت احمدیہ کا بکسٹال لگایا گیا۔

16 جون شملہ میں برہموسماج کے جلسہ میں احمدیہ وفد کی شرکت۔

16 جون احاطہ جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں محمود ہاسٹل کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

16 جون جماعت شیفیلڈ برطانیہ کے تحت جلسہ "یوم پیشوایان مذاہب"

21 تا 23 جون مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا 23واں سالانہ اجتماع 3711 خدام، 1856 اطفال اور 1002 زائرین کی شرکت۔

23 جون آسنور کشمیر بھارت میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد یہ آسنور کی پانچویں احمدیہ بیت الذکر ہے۔

28 تا 30 جون جماعت احمدیہ امریکہ کا 53واں جلسہ سالانہ ہزاروں احمدیوں کے علاوہ 250 کے قریب معزز مہمان شخصیات کی شرکت۔

28 تا 30 جون جماعت احمدیہ بلجیئم کا دسواں جلسہ سالانہ کل حاضری 641 رہی۔

29، 30 جون مجلس خدام الاحمدیہ واگاڈوگو ریجن برکینافاسو کا سالانہ اجتماع حاضری 1500۔

29، 30 جون جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کا 38واں جلسہ سالانہ 9 ممالک کے نمائندگان و نومبائعین کی شرکت۔

30 جون حیدرآباد دکن میں مومن منزل سعید آباد میں نئی احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔

یکم تا **7** جولائی تنزانیہ کے عالمی تجارتی میلہ سبعہ سبعہ میں جماعت احمدیہ کا بکسٹال، عارضی بیت الذکر کی تعمیر، لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچا۔

یکم تا **7** جولائی جماعت احمدیہ کالیکٹ اور سونگھڑہ انڈیا میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔

5 جولائی دوران خطبہ جمعہ بیت الفضل لندن میں حضور انور کی طبیعت میں ضعف آیا مگر طبیعت خدا کے فضل سے جلد سنبھل گئی۔

5 تا 7 جولائی جماعت احمدیہ کینیڈا کا 26واں جلسہ سالانہ دس ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔

5 تا 7 جولائی مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کا 15واں سالانہ اجتماع۔

7 جولائی پہلے انگریز واقف زندگی محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مربی سلسلہ کی لندن میں بعمر 83 سال وفات۔

12 تا 14 جولائی جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ دس ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔

12 تا 14 جولائی واقفین نو پاکستان (صرف دسویں جماعت کے طلبہ) کا دوسرا سالانہ اجتماع 28 اضلاع کے 165 واقفین کی شرکت۔

دکھا رہی ہے مشیت قدم قدم اعجاز

ترا خیال کرامت ترا قلم اعجاز
کئے ہیں صفحۂ قرطاس پر رقم اعجاز

دکھایا تیری دعاؤں نے دم بدم اعجاز
ترا وجود تھا برکت ترا قدم اعجاز

وہ تیرے خطبے وہ تیری مجالس عرفاں
دکھا رہی تھیں جماعت کو دم بدم اعجاز

غموں سے ساری جماعت کے دل گداز ہوئے
دکھا گئی تری رحلت بھی یک قلم اعجاز

مقدم اس کی مشیت قبول اس کی رضا
بنے گا ساری جماعت کا ضبط غم اعجاز

ہیں اس کی شان غنا پر نثار ہم بھی سلیم
دکھا رہا ہے جماعت کا درد و غم اعجاز

خدا کرے یہ خلافت سدا رہے قائم
اور اس کے فیض سے لیتے رہیں جنم اعجاز

دعا یہ ہے کہ یہ عہد خلیفۂ خامس
دراز اتنا ہو بن جائے لاجرم اعجاز

مرے خلیفۂ خامس کی عمر بھی ہو دراز
دکھائے ان کی خلافت قدم قدم اعجاز

نزول رحمت پروردگار ہو ان پر
دکھائے ساری جماعت کی چشم نم اعجاز

بنے تھے ایک سے دس، دس سے پھر ہزار ہوئے
ہزاروں لاکھوں نے دیکھے قدم قدم اعجاز

وہ لاکھوں لاکھ کروڑوں میں ہو گئے تبدیل
دعائیں کرتی رہیں روزوشب رقم اعجاز

یہ قوم ابھرے گی اس دور میں ارب بن کر
دکھا رہی ہے مشیت بھی دمبدم اعجاز

صدی یہ بن کے رہے گی نظام حق کی سلیم
خدا دکھائے گا دنیا کو یہ اہم اعجاز

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی عہد ساز شخصیت

آپ کے دور میں ہونے والے تاریخی کارنامے رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے

ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب

آج سے تقریباً 75 سال قبل قادیان کی مقدس بستی میں مسیح موعود کے خاندان میں اور خداتعالیٰ کے بندۂ محمود کے گھر ایک بچے نے آنکھ کھولی جس کی تقدیر کے زائچہ میں آئندہ حضرت مسیح موعود کی بشارات کے مطابق قدرت ثانیہ کا مظہر رابع بننا مقدر تھا۔ اس بچہ کا نام مرزا طاہر احمد رکھا گیا۔ آپ کے والد محترم تو مصلح موعود تھے ہی۔ آپ کی والدہ کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ بہت بچپن میں ہی انہیں خود مسیح موعود نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے منتخب کر لیا۔ مگر جب صاحبزادہ صاحب بچپن میں ہی اپنے مولا کو پیارے ہو گئے تو بڑے ہو کر یہی پاک فطرت خاتون حضرت مصلح موعود کے عقد میں آئیں۔

اپنے مقدس والدین سے جو نیکیوں کا ورثہ آپ نے حاصل کیا، اسے آپ کی فطرت صحیحہ نے خوب صیقل کیا۔ کم عمری میں ہی آپ میں وہ صلاحیتیں نظر آنے لگیں جو آئندہ ہونے والے ایک عظیم الشان رہنما کے شایان شان تھیں۔

خلافت سے پہلے آپ ناظم ارشاد وقف جدید، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ نیز 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرنے والے قدوسی وفد میں بھی شامل ہوئے۔ اس طرح خلافت سے پہلے ہی آپ بطور ایک عالم باعمل، ایک عابد شب زندہ دار، ایک سحر انگیز مقرر، ایک قادر الکلام شاعر، کامیاب مربی اور داعی الی اللہ، ایک عظیم مصنف، بے نظیر سیاسی بصیرت کے حامل، غریبوں کے ہمدرد، اور ہومیوپیتھی طریق علاج کے ماہر اور سب سے بڑھ کر ایک فانی فی اللہ اور سچے عاشق رسولؐ کی حیثیت سے جماعت میں شہرت پا چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب 8 جون 1982ء کی رات ایک بہت ہی پیار کرنے والے وجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وصال ہوا تو جماعت پر نہایت سخت خوف اور غم کی حالت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد جب 10 جون 1982ء کو ایک مبارک بستی کی مبارک بیت الذکر میں بظاہر مجلس انتخاب خلافت کے ذریعہ مگر دراصل تقدیر الٰہی کے ماتحت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع کے ہوا تو سب جماعت پر ایک آسمانی سکینت اور اطمینان طاری ہو گیا۔ گویا آپ کا انتخاب اللہ تعالیٰ کا اور جماعت مومنین کا متفقہ فیصلہ اور دل کی آواز تھا۔ سب جماعت نے عہد بیعت کی تجدید کی اور یوں جماعت کی تاریخ میں ایک ایسے شاندار دور کا آغاز ہوا جو نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ نسل انسانی کی تاریخ میں بھی ایک یادگار عہد کے طور پر لکھا جائے گا۔

ابتلاء اور افضال الٰہی

الٰہی جماعتیں ہمیشہ مخالفتوں کے علی الرغم پروان چڑھتی ہیں اور یہی ان کے منجانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس الٰہی تقدیر کے تابع خلافت رابعہ کے آغاز سے ہی جہاں ایک طرف تو جماعت کی دعوتی مساعی میں نہایت تیزی آ گئی۔ وہاں دشمنوں کی کوششوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔

کسی قائد کی قائدانہ صلاحیتوں کے پرکھنے کا زمانہ یہی مخالفت کا دور ہوا کرتا ہے۔ جب ہر طرف سے دشمن یلغار کر دے۔ جب جماعت نہتی اور بے دست و پا ہو۔ جب بے قصوروں کو گھروں سے نکالا جا رہا ہو، اور گھروں کو آگیں لگائی جا رہی ہوں۔ جب بے گناہوں کو شہید کیا جا رہا ہو اور ان کے قاتل دندناتے پھرتے ہوں۔ جب معصوم شیر خوار بچوں پر بھی جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہوں۔ جب کلمہ حق کہنا جرم بن چکا ہو، جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پکارنا لائق تعزیر ٹھہرے۔ جہاں کسی کو سلامتی کی دعا دینے پر مقدمہ چلایا جائے۔ جہاں آتشیں اسلحہ کی نمائش کھلے بندوں ہو رہی ہو مگر کسی احمدی کے پاس سے آیات قرآنی کا برآمد ہونا قابل دست اندازی پولیس جرم قرار پائے۔ جہاں خدا کے بندوں کو خداتعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی صحیح تعلیم دینے پر پابندی لگا دی جائے۔

یہ سب کچھ ہوا مگر خدا کے اس صابر بندے نے جماعت کو ہمیشہ صبر اور دعاؤں کی تلقین کی۔ ان کے دکھی دلوں پر تسکین کا پھاہا رکھا۔ کبھی اپنی عرش رسیدہ دعاؤں سے انہیں رلایا تو کبھی اپنی فطرتی خوش طبعی سے ان کے غم کو مسکراہٹوں میں بدلا خود گھر سے بے گھر ہوا اور سنت اصفیاء میں ہجرت کی سعادت پائی مگر ان کے بہت سے گھروں کو بچا گیا۔ ان کے آرام کی خاطر اپنے آرام اور راتوں کی نیند کو حرام کر لیا۔ ان کے حوصلے بندھائے اور اللہ تعالیٰ کی یقینی مدد اور نصرت کے وعدے یاد کراتا رہا۔ کبھی بھی، ہاں کبھی ایک لحہ کے لئے بھی اس نے جماعت کے اس ایمان کو متزلزل نہیں ہونے دیا۔ کہ ہم آخرین کی جماعت ہیں۔ اور جو وعدے اولین کے حق میں پورے ہوئے وہ آخرین کے حق میں بھی ضرور پورے ہوں گے۔

قہری تجلی کا ظہور

پھر وہ وقت بھی یاد کریں جب ظلم اپنے انتہاء تک پہنچ گیا اور وقت کے حکمران نے اپنے ہی ہاتھوں ظلم و بربریت کی چتا بھڑکا دی تھی۔ ادھر اس مرد حق اور سب جماعت کی متضرعانہ پر ابتہال دعائیں بھی اپنے نقطہ عروج تک پہنچ گئیں۔ تب زمین و آسمان کے مالک نے اپنی قادرانہ قہری تجلی کا وہ نمونہ دکھایا کہ ظالم خود اسی آتش میں جل کر بھسم ہو گیا اور ہم نے حضور کی برسوں پہلے کہی گئی دعائیہ نظم کو پورا ہوتے دیکھا کہ

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو، یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں جہاں ایک طرف جماعت پر مظالم اور ان کے جواب میں صبر اور استقامت کے خارق عادت نظارے نظر آتے ہیں وہاں اس سے بہت بڑھ کر الٰہی تائیدات اور نصرت اور فضلوں اور رحمتوں کی بارش کے خوشنما مناظر دلوں میں حمد اور شکر کے دائمی جذبات پیدا کرتے ہیں۔

ہجرت کی برکات

آپ کی ہجرت کے وقت تک جماعت احمدیہ اپنی ابتدا سے لے کر 95 سالوں میں کل دنیا کے 84 ملکوں میں قائم ہوئی تھی۔ دور ہجرت کے 19 سالوں میں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 175 سے زائد ملکوں میں قائم ہو چکی ہے۔ اور آج ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج کہیں غروب نہیں ہوتا۔

پھر جماعت کی تعداد میں جس کثرت سے اضافہ ہوا اس کی مذاہب عالم کی تاریخ میں نظیر ملنا ناممکن ہے۔ 1991ء تک جماعت کی تعداد کا اندازہ تقریباً ایک کروڑ تک کا تھا۔ اسی سال حضور نے جماعت کو فرمایا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میری زندگی میں ہی کم از کم ایک کروڑ نئے احمدی اور عطا فرما دے۔ آپ کا یہ فرمانا ہی آپ کے ایمان اور استجابت دعا پر یقین کامل کے اعلیٰ مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ کے خطبات کو مخالفین بھی سنتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ خوب جانتے تھے کہ ایک کروڑ تو کیا کسی ایک انسان کا دل بدلنا بھی آپ کے اپنے اختیار میں نہ تھا بلکہ صرف آپ کے مولیٰ مقلب القلوب کے اختیار میں تھا۔ ذرا غور تو کریں کہ اگر خداتعالیٰ کی شان استغناء حضور کی اور جماعت کی ان دعاؤں کو ظاہری رنگ میں قبول نہ فرماتی تو مخالفین کس قدر ہنسی اور ٹھٹھے اور استہزاء سے کام لیتے۔ لیکن میں قربان جاؤں آپ کے رب مجیب کے، جس نے ان دعاؤں کو سنا۔ سالانہ بیعتوں کی تعداد ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک جا پہنچی۔ یہاں تک کہ 1998ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر چشم فلک نے وہ نظارہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی دنیا کی مذہبی تاریخ میں نہیں دیکھا گیا تھا۔ کہ صرف اسی سال پچاس لاکھ سے زائد نئے احمدی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور اس سال تک کل دنیا میں نئے ہونے والے احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی بڑھ گئی۔ جنہوں نے ساری دنیا میں MTA کے ذریعہ عالمی بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن اس معجزانہ قبولیت دعا نے آپ کی دعاؤں کو مزید بلند پرواز عطا کی اس موقع پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ اب اس ایک کروڑ کو بھی دس گنا کر دے۔ چنانچہ اس مالک حقیقی نے جو اپنے بندوں کے مانگنے سے بھی بڑھ کر عطا کرنے والا ہے، حضور کی زندگی کے آخری جلسہ سالانہ منعقدہ 2002ء تک 17 کروڑ سے زائد احمدی عطا فرما دیئے اس طرح اگر حضور کے دور خلافت کو

دعوت الی اللہ کا زریں عہد کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ جس میں ہم نے الٰہی وعدہ افواج در افواج دین میں داخل ہونے کے نظارے دیکھے۔

بادشاہوں کا قبول احمدیت

حضرت مسیح موعود کا ایک قدیم الہام ہے

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

یہ الہام اس وقت کا ہے جبکہ ابھی جماعت بھی قائم نہیں ہوئی تھی بلکہ ابھی ''براہین احمدیہ'' بھی نہیں لکھنی شروع کی تھی۔

یہ الہام ایک مدت تک منتظر تعبیر رہا۔ اس کے پورا ہونے کی ایک جھلک تو خلافت ثالثہ کے دوران 1966ء میں ہم نے دیکھی جب گیمبیا کے ایک احمدی الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے گورنر جنرل بنے اور ان کے مطالبے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک بھجوایا۔

خلافت رابعہ کے بابرکت عہد میں بھی یہ الہام بار بار پورا ہوا اور سب جماعت نے افریقہ کے کئی مقامی بادشاہوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک سے حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک حاصل کرتے اور ان سے برکتیں ڈھونڈتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

عالمگیر داعی الی اللہ

دعوت الی اللہ کی جو جوت اور لگن آپ کے مولیٰ نے آپ کے قلب میں لگائی تھی اور جسے آپ نے جماعت کے دلوں میں پھونکا۔ اسے لئے ہوئے آپ نگر نگر، بستی بستی، اور ملک ملک پھرے۔ آپ نے یورپ کے اکثر ملکوں، اور شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، مغربی اور مشرقی افریقہ، اور ایشیا، آسٹریلیا اور جزائر کے بہت سے ملکوں کا دورہ فرمایا۔ ان دوروں میں آپ جہاں بہت سے سربراہان مملکت اور عمائدین سے ملے وہاں لاکھوں کی تعداد میں احمدی اور غیر احمدی عوام سے بھی ملاقات کی۔ آپ حق کا پیغام لے کر ناروے کے انتہائی شمال میں قطب شمالی سے قریب ترین شہر نارتھ کیپ تک بھی پہنچے اور الاسکا کی یخ بستہ وسعتوں کو بھی درس توحید دیا۔ آپ نے ان قوموں کو بھی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جنہیں دنیا قدیمی اور پسماندہ اقوام کہہ کر رد کر چکی تھی ان میں آسٹریلیا کے قدیم باشندے اور نیوزی لینڈ کے ماؤری قوم کے افراد بھی شامل ہیں۔ اور یوں اپنے دل کی اس تمنا کو پورا کیا کہ

تیری بے حساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں
یہ نوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے

تاریخی سفر قادیان

ان دوروں میں آپ کے ایک انتہائی تاریخی سفر قادیان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو 1991ء کے صد سالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے کیا۔ کیا ہی یادگار وہ موقع تھا جب 1947ء میں تقسیم برصغیر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قادیان سے ہجرت کے تقریباً 44 سال بعد پہلی مرتبہ ایک خلیفۃ المسیح قادیان تشریف لائے اور جلسہ سالانہ قادیان میں بنفس نفیس شامل ہوئے۔ آپ کے اس سفر نے نہ صرف ہندوستان کے احمدیوں کو ایک نیا حوصلہ دیا بلکہ ان کروڑوں مومنوں کو جو صالح قیادت کے فقدان کی وجہ سے اور غالب ہندو تہذیب و تمدن کے زیر اثر رفتہ رفتہ دینی تعلیم و اقدار کو ترک کر رہے تھے۔ ان کی اولادوں میں سے بہت سے کلمہ طیبہ اور نماز پڑھنا بھی بھول چکے تھے۔ از سر نو ایک تازہ ایمان بخشا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے کروڑوں لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔

تعمیر بیوت الذکر

بیوت الذکر کا قیام قیام الصلوٰۃ کے فریضہ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پاکستان میں اس عرصہ کے دوران کئی احمدی بیوت الذکر کو مسمار کیا گیا یا غیروں نے ان پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے دور ہجرت میں جماعت کو سینکڑوں نئی بیوت الذکر بنانے کی توفیق بخشی۔ اس کے علاوہ ہزاروں ایسی بیوت الذکر ہیں جو اپنے اماموں اور نمازیوں سمیت جماعت میں شامل ہو چکی ہیں۔ بیوت الذکر کی تعمیر کے میدان میں کہیں تو خدا تعالیٰ نے جماعت کو اولیت کا وہ اعزاز دیا جسے کوئی بعد میں آنے والا کبھی چھین نہیں سکے گا۔ مثلاً سپین میں پانچ سو سال کے بعد بننے والی پہلی بیت البشارت کا افتتاح اسی طرح جنوبی امریکہ کے کئی ممالک میں تعمیر ہونے والی احمدی بیوت الذکر اس کی مثال ہیں۔ جب بھی ان ملکوں کی مذہبی تاریخ لکھی جائے گی تو کسی انصاف پسند مؤرخ کا قلم اس اہم دینی پیش رفت کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔

وسعت اور نمازیوں کی گنجائش کے اعتبار سے سب سے بڑی بیوت الذکر بنانے کی توفیق بھی جماعت کو ملی کہ آج پورے شمالی امریکہ اور جزائر برطانیہ کی سب سے بڑی بیوت الذکر احمدی بیوت الذکر ہیں۔ اور کہیں کثرت تعمیر کے میدان میں جماعت اس قدر آگے نکل گئی ہے کہ دیگر تمام فرقے مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جرمنی میں ایک سو بیوت الذکر کی تعمیر کا منصوبہ اس کی زندہ مثال ہے۔

خدمت قرآن

قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لئے کوشاں رہنا تو حضرت خلیفۃ المسیح کا بنیادی فریضہ اور اس کے حلف میں شامل ہے خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اس حلف کے نبھانے کی بھی بہت ہی توفیق ملی۔ آپ کی زندگی میں سب دنیا کے انسانوں کو قرآن شریف کی تعلیم پہنچانے کے لئے جماعت کی طرف سے مکمل ترجمہ قرآن کی تعداد 56 زبانوں تک پہنچ گئی۔ نیز منتخب آیات کا ترجمہ 117 زبانوں میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح منتخب احادیث کا ترجمہ بھی 117 زبانوں میں شائع کیا گیا۔

کسی خدمت کی اصل حیثیت موازنہ کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے عرض کرتا چلوں کہ دیگر تمام دوسرے فرقوں، جماعتوں اور ملکوں نے مل کر بھی اتنی تعداد میں قرآن کے تراجم شائع نہیں کئے۔ اس سے آپ اس قلمی جہاد کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہیں جو خلافت رابعہ میں ہمیں اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔

منصوبہ بندی کی مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک نمایاں وصف آپ کی مستقبل کی پیش بینی اور منصوبہ بندی بھی ہے۔ آپ نے ہجرت کے آغاز میں ہی روس اور دیگر اشترا کی ملکوں کی زبانوں میں دینی لٹریچر تیار کروانا شروع کر دیا تھا۔ اور یوں جب کمیونزم کا زوال ہوا اور ان ملکوں کے عوام کو مذہبی آزادی نصیب ہوئی تو ان کی روحانی دعوت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ پہلے سے ہی تیار تھی۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سابقہ سوویت یونین کے آزاد ہونے والے کئی ممالک میں احمدیہ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی بنیاد ڈالی جا چکی ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذروں کے مانند دیکھتا ہوں۔

تحریک وقف نو

تحریک وقف تو بھی آپ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ آپ نے جماعت کے قیام کی پہلی اور دوسری صدی کے سنگم پر جماعت کی آئندہ ضروریات کی پیش بینی کرتے ہوئے تحریک فرمائی تھی کہ احمدی والدین اپنے ہونے والے بچوں کو خدا کے دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت شروع سے ہی اس نہج پر کی جائے کہ وہ آئندہ پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ آج 20 ہزار سے زائد بچوں کی ایک فوج تیار ہو چکی ہے اور ان میں سے ہر بچہ کی زندگی اور دینی خدمات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک عہد ساز شخصیت ہونے کی یاد دلاتی رہیں گی۔

حضور کی ہجرت کا ایک اور حسین ثمرہ یہ بھی ہے کہ اس سے قبل مغرب میں بسنے والے احمدیوں کی ایک تعداد کسی حد تک دجالی تہذیب کے اثرات قبول کر رہی تھی۔ آپ کی ذاتی تربیت کے فیض سے اب وہ پوری عزت اور وقار کے ساتھ دینی تعلیمات اور روایات پر قائم ہیں بلکہ یورپ کے سفید فام باشندے بھی احمدیت کی حسین تعلیم قبول کر رہے ہیں۔

ایم ٹی اے کا نظام

رسل و رسائل و ابلاغ کے جدید ذرائع کو دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے استعمال کرنے کا آغاز تو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں فونوگراف کو ذریعہ دعوت الی اللہ کے طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ اور بعد میں وقتاً فوقتاً ان وسائل سے کام لیا گیا۔ لیکن اس کا باقاعدہ مربوط نظام بھی خلافت رابعہ میں قائم ہوا۔ ابتدا میں آپ کے خطبات کے آڈیو اور پھر Video کیسٹ جماعتوں میں سنائے جانے لگے۔ اور اس کی افادیت اور اہمیت کا اصل اندازہ حضور کی ہجرت کے دوران ہوا جب امام وقت کی آواز اور صورت کو سموئے ہوئے یہ کیسٹ، دور دور تک بسنے والے احمدیوں تک پہنچنے لگے۔ حضور کی آواز گھر گھر سے نشر ہونے لگی اور اس طرح خلیفہ وقت اور افراد جماعت کے مابین ربط باہم کا موثر نظام قائم ہو گیا۔

اس ضمن میں ایک انقلابی قدم MTA کا قیام تھا۔ جس کے ذریعہ سے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے گوشہ گوشہ میں چوبیس گھنٹے بلا ناغہ دینی تعلیمات پہنچنے لگیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے الہام ''میں تیری (د ـــ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' کی سچائی ایک اٹل حقیقت بن گئی ہے۔

آسمانی منادی

MTA ٹیلیویژن کی دنیا میں محض ایک اور نام کا اضافہ ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کا عملی ثبوت ہے کہ امام مہدی کی تائید میں آسمان سے ایک منادی کی آواز آئے گی کہ

هذا خليفة الله المهدی

آج سے تیس چالیس سال پہلے بھی یہ محض ایک ناممکن بات نظر آتی تھی۔ مگر آج اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ساری دنیا سے مل رہا ہے۔

اس ارشاد میں یہ بھی مضمر تھا کہ خود حضرت امام مہدی کی ذاتی آواز دنیا میں نشر نہیں ہوگی بلکہ ایک منادی یہ صدا لگائے گا۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہی وہ خوش نصیب وجود ہیں جنہیں سب سے پہلے وہ منادی بننا نصیب ہوا۔ جس کی بشارت دی گئی تھی۔

MTA کے ذریعہ سے نہ صرف آپ کے خطبات اور ان کا رواں ترجمہ کئی زبانوں میں نشر ہونے لگا بلکہ آپ کی مجالس عرفان اور مختلف زبانوں مثلاً عربی، انگلش، جرمن، فرنچ، بوسنین، بنگالی زبانیں بولنے والے لوگوں سے آپ کی ملاقاتیں بھی نشر ہوتی تھیں۔

ان مجالس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہوتے۔ اور آپ سے سوالات کرتے اور آپ دینی تعلیم کی روشنی میں ان کے جوابات ارشاد فرماتے۔ یہ سوالات صرف مذہبی موضوعات پر ہی نہیں بلکہ سائنس، طب، فلسفہ، تاریخ، اخلاقیات، عالمی سیاست، حالات حاضرہ اور دیگر موضوعات سے بھی متعلق ہوتے۔ ان مجالس میں بعض اوقات مخالف اپنی طرف سے بڑے چبھتے ہوئے سوالات کرتے مگر حضور کے مسکت جوابات سے لاجواب رہ جاتے۔

پھر اسی MTA کے ذریعہ سے آپ کی ترجمۃ القرآن کلاس اور رمضان المبارک میں قرآن کا درس بھی نشر ہوتا رہا۔ جس میں مستشرقین کی طرف سے

قرآن کریم پر کئے جانے والے اعتراضات کا رد کیا جاتا رہا اور قرآن کریم کی تعلیم کا اصل حسن دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

اہل دنیا کی راہنمائی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو عصر حاضر کے مسائل کا تجزیہ کرنے اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل بیان کرنے پر بے نظیر دسترس حاصل تھی۔ خاص طور پر امت کو درپیش مسائل۔ مسئلہ کشمیر فلسطین کا ہو بوسنیا ہو یا کویت پر عراق کے حملہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورت حال، بابری مسجد کے انہدام کا معاملہ اور اس پر درست ردعمل کا بیان ہو یا عالمی دہشت گردی، بدنام زمانہ سلمان رشدی کی شیطانی کتاب سے نپٹنے کا صحیح دینی طریقہ۔ ان سب معاملات پر حضور نے بے لاگ تبصرے فرمائے اور مسائل کو سلجھانے کے صحیح حل بیان فرمائے۔ مگر افسوس کہ ارباب حل وعقد نے ان نصائح کو قبول نہ کیا۔ مگر وقت اور واقعات نے اسے ہی درست ثابت کیا اور آئندہ تاریخ بھی یہی فیصلہ کرے گی۔ انشاء اللہ

آپ کی حق گوئی کسی سلطان سے مرعوب نہ ہوئی۔ نہ ہی کسی مصلحت کوشی کو یہ جرأت ہوئی کہ آپ کو آپ کے منصب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہٹا سکے۔ آپ نے انگلستان میں بیٹھ کر حکومت انگلستان کی غلط پالیسیوں پر کھل کر تنقید کی اور اسی طرح امریکہ کے متکبرانہ رویہ اور اس پر صیہونی قبضہ کے نقصانات کا اعلانیہ اظہار کیا۔ جب ایک امریکی صدر نے New World Order ترتیب دینے کا اعلان کیا تو آپ نے اپنے خطبات میں بڑی بے باکی اور یقین کامل سے اعلان فرمایا کہ عالمی نظام نو بنے گا تو ضرور۔ لیکن وہ دجالی تہذیب کا شاخسانہ نہیں ہوگا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق، عدل وانصاف اور اخوت اور مساوات کے آفاقی اصولوں پر مبنی اور آپؐ ہی کے غلاموں کے ذریعہ قائم ہوگا۔

بساط دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہان نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا

ہمدردی خلق

ایک عالمی سطح کے مذہبی رہنما ہونے کے باوجود اور انتہائی معمور الاوقات زندگی گزارنے کے باوجود آپ عام لوگوں سے بھی بڑی بشاشت سے ملتے۔ ان کے غموں کو اپناتے اور ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے۔ آپ کی انسانیت نوازی مذہبی حدود میں مقید نہ تھی۔ بلکہ آپ کے ذاتی دوستوں میں احمدیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی، سکھ، عیسائی وغیرہ بھی شامل تھے۔ بلاتفریق مذہب وملت انسانوں کے دکھ آپ کو کس طرح متاثر کرتے اس کا اظہار آپ کے ان اشعار سے ہوتا ہے۔

کوئی مذہب ہے سسکتی ہوئی روحوں کا نہ رنگ
ہر ستم دیدہ کو انسان ہی پایا ہم نے
بن کے اپنا ہی لپٹ جاتا ہے روتے روتے
غیر کا دکھ بھی جو سینے سے لگایا ہم نے

کوئی قشقہ ہے دکھوں کا نہ عمامہ نہ صلیب
کوئی ہندو ہے نہ مسلم ہے نہ عیسائی ہے
ہر ستمگر کو ہو اے کاش یہ عرفان نصیب
ظلم جس پر بھی ہو ہر دین کی رسوائی ہے

یہ آپ کی شفقت علیٰ خلق اللہ کا ہی اظہار تھا کہ آپ نے اپنے عہد خلافت میں جو پہلی مالی قربانی کی تحریک جماعت کے سامنے پیش کی وہ بیوت الحمد سکیم کی تحریک تھی۔ جس کا مقصد بے گھر خاندانوں کو ان کے اپنے گھر بنا کر دینا تھا۔ اور پھر اپنی وفات سے چند ہفتے قبل جو آخری مالی تحریکیں جاری فرمائیں ان میں سے ایک تو مریم شادی فنڈ ہے تاکہ غریب والدین کی بیٹیوں کی شادی اور جہیز میں مدد دی جا سکے اور دوسری عراق کے بمباری زدہ تباہ حال عوام کی بحالی کے لئے مالی مدد کی تحریک تھی۔

آپ کی ساری زندگی اپنے رب جلیل کے ایک عاجز بندے کے طور پر اس کے دین اور مخلوق کی خدمت میں بسر ہوئی۔

خدمت دین

جب آپ کی نہایت عزیز اور محترم بیگم صاحبہ اپنی آخری بیماری میں ہسپتال میں داخل تھیں تو رمضان المبارک کے دن تھے۔ ان دنوں میں ویسے بھی آپ پر کام کا دباؤ غیر معمولی حد تک بڑھ جاتا تھا۔ تیمارداری کے سب تقاضے نبھانے کے ساتھ ساتھ آپ جماعت کی تعلیم وتربیت میں بھی اسی طرح مصروف رہے۔ بلکہ جب بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی تو یہ جمعۃ الوداع کا دن تھا آپ نے جمعہ پڑھایا اور پھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے فرائض سے فارغ ہو کر اگلے دن عیدالفطر کی نماز بھی اسی طرح پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

اور جماعت کو جو آپ کے غم میں خود ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔ اپنے عملی نمونہ سے یہ درس دیا کہ انا للّٰہ کی قرآنی تعلیم جب عمل کے سانچوں میں ڈھلتی ہے تو صبر اور تسلیم ورضا کے کیسے کیسے پیکر ابھرتے ہیں۔

اپنے رب کے حضور کچھ عرض کیا تو یہی کیا کہ

یہ ترے کام ہیں مولیٰ مجھے دے صبر و ثبات
ہے وہی راہ کٹھن، بوجھ بھی بھارے ہیں وہی

آپ کا خود اپنی شدید بیماری اور میجر آپریشن کے بعد بھی یہی حال تھا۔ جونہی بیماری کی شدت میں کچھ افاقہ ہوا۔ آپ خدام کا سہارا لئے کشاں کشاں بیت الذکر پہنچے اور صفات باری تعالیٰ کے بیان میں پر معارف خطبات جمعہ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ نیز اپنی وفات سے پہلے روز بھی خدا تعالیٰ کی صفت خبیر پر خطبہ دیا اور مجلس عرفان میں شامل ہوئے یوں آخری سانس تک خدمت دین کرنے کے اپنے عزم کو پورا کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

اے نفس آرام یافتہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہے۔

(پھر تیرا رب کہتا ہے کہ) آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنتوں میں بھی داخل ہو جا۔ (آمین)

طاہر احمد کاشف صاحب

مکرم گل محمد خان صاحب آف تونسہ شریف کا تذکرہ

محترم گل محمد خان ولد جندوڈہ خان مرحوم یکم اپریل 1904ء کو قصبہ بنڈی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مڈل ایس، وی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ قوم ہکانی (بلوچ) سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے علاقے کے مشہور زمیندار تھے۔

اپنی ملازمت کا آغاز بطور نائب مدرس گورنمنٹ مڈل سکول شادن لنڈ تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان سے کیا۔ یہاں سے آپ کو غلام محمد خان حیدرانی احمدی جو بطور ہیڈ ماسٹر کام کر رہے تھے نے احمدیت کا تعارف کرایا۔ صبح وشام آپ کو دعوت دی۔ جس کا آپ پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اور بالآخر آپ نے 1926ء میں احمدیت قبول کی۔ اس وقت ان کی عمر 22 سال تھی۔ احمدیت قبول کرتے ہی پورے گاؤں اور گردونواح میں ان کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اٹھی اور لوگوں نے طرح طرح کی مخالفتیں کیں۔ آپ کا قبول احمدیت کے بعد کئی غیر احمدی مخالفین سے بحث مباحثہ ہوا۔ فرماتے تھے کہ میں نے جس عالم سے مناظرہ کیا ہے۔ وہ لاجواب ہو کر راہ فرار اختیار کرتے ہوئے سب وشتم پر اتر آتے۔ ایک ہندو کینارام ساکن تونسہ شریف مرزا صاحب کو گالیاں دیتا تھا۔ چند دن بعد اسے ایک کالے باؤلے کتے نے کاٹا۔ اور جانبر نہ ہو سکا۔ ہائے ہائے کرتا مر گیا اور بے بسی کی موت مرا۔ کچھ عرصہ علاقہ چوٹی نزد ڈیرہ غازیخان میں بسلسلہ ملازمت گزارا۔ وہاں ایک مخالف نے آپ کے سامنے بانی سلسلہ احمدیہ کو گالیاں دیں۔ آپ نے اسے دل میں بددعا دی چند دن بعد اسے کوڑھ کی بیماری ہوئی۔ اور اسی حالت میں فوت ہوا۔ لوگ بدبو کی وجہ سے اس کے جنازے کے قریب نہ جاتے تھے۔

مرحوم بے حد شریف اور غیرت مند انسان تھے۔ اکثر موقعوں پر صبر وتحمل سے کام لیتے تھے۔ مگر اپنی دینی یا خاندانی عزت پر کوئی حرف آتے دیکھتے تو جان پر کھیلنے سے بھی گریز نہ کرتے۔ 1944ء میں جب وہ گورنمنٹ مڈل سکول ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ شریف میں بطور صدر مدرس تعینات تھے۔ روزانہ گھر سے چالیس میل کا سفر طے کر کے سکول آتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے موسم کی خرابی کے باعث صرف چند منٹ دیر سے ڈیوٹی پر پہنچے۔ اتنے میں ایک انگریز انسپکٹر آف سکولز نے سکول کا دورہ کیا اور آپ کو سخت سست کہا۔ انہوں نے صبر اور برداشت سے کام لیا۔ پھر اس افسر نے کہا دو باتیں آپ کے آگے ہیں۔ یا تو کہیں سے مجھے سور کا گوشت لا کر دعوت کھلاؤ یا ملازمت سے استعفیٰ دے دو۔ انہوں نے یہ کہہ کر ملازمت سے استعفیٰ دے دیا کہ میں تو احمدی ہوں اور احمدی نہ تو خود سور کا گوشت کھاتا ہے اور نہ کسی کو کھلا سکتا ہے۔ اور یہ ملازمت سے فارغ ہو کر گھر آ گئے۔ ان کی زمینیں بارانی تھیں۔ ادھر خشک سالی نے آ پکڑا۔ قرض خواہ الگ تنگ کرنے لگے۔ ایسے میں یہ بندۂ خدا مزدوری کر کے بچوں کا پیٹ پالتا رہا۔ پورا ڈیڑھ سال اسی طرح تنگی ترشی میں گزار دیا۔ مگر کسی کے سامنے حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس انگریز افسر پر کوئی فراڈ کا خطرناک کیس بنا۔ اور اس کے خلاف انہیں بھی معتبر گواہ بنایا گیا۔ جس کی رو سے اسے ایک لاکھ روپے جرمانہ اور دس سال قید بامشقت کی سزا تجویز کی گئی تھی۔

مگر مرحوم گل محمد خان صاحب کی دانست میں وہ کیس ناجائز تھا۔ اس لئے باوجود انگریز افسر کی ان پر زیادتی کے انہوں نے اس کے خلاف گواہی نہ دی۔ بلکہ اس کے حق میں گواہی دی۔ اس انگریز افسر نے ان کے کریمانہ اخلاق دیکھتے ہوئے خود دفتر تعلیم جا کر انہیں ملازمت پر دوبارہ بحال کیا۔ اور اپنی جیپ پر بٹھا کر سکول پہنچایا۔ اور اس طرح انہیں کھوئی ہوئی ملازمت دوبارہ مل گئی۔

مطالعہ کے بہت شوقین تھے۔ مولانا روم، شیخ سعدی، خواجہ غلام فریدؒ جیسے بزرگوں کی کتب اکثر زیر مطالعہ رکھتے۔ کشتی نوح اور آئینہ کمالات اسلام کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے۔

صحت آخری عمر تک قابل رشک رہی، جوانی میں والی بال، فٹ بال کے بہترین کھلاڑی رہے۔ نشانہ بازی کے اس قدر ماہر تھے کہ سوئی تک کو اڑا دیتے تھے۔ مشہور وماہر شاہسوار تھے۔ تیراکی میں اتنے ماہر تھے کہ ساون کے مہینے میں سیلابی دریا کو بغیر کسی سہارے کے تیر کر عبور کر لیتے تھے۔

محترم گل محمد خان صاحب مرحوم نے دو شادیاں کیں۔ صاحب اولاد بنے۔

شروع سے ہی ان کی صحت اچھی تھی لوگ اس پر رشک کرتے تھے۔ انہیں 80 سال تک بخار تو بخار نزلہ زکام تک کی شکایت کبھی نہ ہوئی۔

زندگی کے آخری ایام میں ہر وقت موت کا ذکر

رتے رہتے تھے۔ یہ شعر اکثر پڑھتے اور روتے۔

جلتی ہوئی ہے آگ ادھر ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء سے جنون کی حد تک عشق اور عقیدت تھی اسی طرح قرآن پاک کی آیات اور مختلف احادیث کا ورد کرتے اور زار و قطار روتے تھے۔

30 جون 1988ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازیخان میں سپرد خاک کیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو قرب خاص میں جگہ عطا فرما کر جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ علیین عطا فرمائے۔

ہنسی علاج الامراض ہے

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

یہ حقیقت ہے کہ "ہنسنا اور خوش رہنا" بہت سی امراض کا علاج ہے۔ امراض معدہ و امعاء امراض قلب و دماغ و اعصاب نفسیاتی عوارض۔ اعصابی دباؤ و تناؤ۔ افسردگی۔ مایوسی۔ گھبراہٹ بے چینی۔ پریشانی۔ موڈ کی خرابی غرضیکہ سب کا موثر علاج ہے۔ جو شخص خود خوش رہتا ہے ہنستا ہے دوسروں کو ہنساتا ہے نہ صرف اپنی ذات پر مفید اثرات ڈالتا ہے بلکہ معاشرہ پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا حلقہ احباب وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے ایک مقولہ ہے کہ "اگر تم ہنسو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی اور اگر روؤ گے تو اکیلے روؤ گے"۔

ایسا شخص نہ صرف اپنا غم بھلاتا ہے بلکہ دوسروں کے غموں کا بھی ازالہ کرتا ہے۔ پھر یہ علاج ہے بھی مفت اور اس میں نہ ڈاکٹروں کی فیس۔ نہ دوا کی بدمزگی۔ نہ ٹیکے کے درد سے واسطہ پڑتا ہے۔

روحانی و مذہبی اعتبار سے مسکرانا اور خوش رہنا باعث ثواب ہے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خندہ پیشانی سے ملنے کی تلقین فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مسکرانے پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ بلاشبہ خندہ روئی مکارم اخلاق کا ایک اہم جزو ہے۔

ہنسنا اور رونا لازم و ملزوم ہیں

مرزا غالب نے کیا خوب کہا ؎

نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

ہنسنے کا صحیح اور حقیقی لطف ہی تب آتا ہے جب انسان خدا کے حضور روئے بھی ورنہ ہمہ وقت ہنسنے سے طبیعت بوجھل اور پریشان ہو جاتی ہے ہر چیز کی انتہا ٹھیک نہیں ہوتی میانہ روی ہمیشہ بہتر ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ میانہ روی سب سے بہتر ہے۔

ہنسی میں اعتدال

بعض ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں جو ہنسی میں اعتدال کو قائم نہیں رکھتے۔ اور اچھی بھلی سنجیدہ بات کو بھی ہنسی اور تمسخر کی نذر کرڈالتے ہی پھر اپنے یا دوسروں کے مقام اور درجہ کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: "گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی" اس سے کئی قباحتیں بھی پیدا ہوتی ہیں جہاں بعض ایسے بھی ہیں جو ہنسی کا فعل انجام دیتے وقت اپنی تمام توانائی اس امر پر صرف کردیتے ہیں اور اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے سوتوں کا جگا دیتے اور بھونچال برپا کردیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

وہاں بعض ایسے بھی ہیں جو اس حسین فعل کی انجام دہی میں بخیل واقع ہوئے ہیں۔ جب وہ ہنستے ہیں تو کچھ ایسے ہنستے ہیں گویا کوئی جبری ڈیوٹی انجام دے رہے ہوں یا پھر ان کے ہنسنے کا انداز کچھ ایسا ہوتا ہے جیسے رو رہے ہوں ممکن ہے انہیں اپنے مبارک دانتوں کو نظر بد کا خدشہ ہوتا ہو اور وہ انہیں چھپانا چاہتے ہوں۔

ہنسی اور تھکاوٹ

ہم نے تجربہ کیا ہے اور ہر شخص اس کا خود تجربہ کر سکتا ہے کہ خوش باش رہنے اور ہنسنے سے کثرت کار کے باوجود بھی تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ فری ہومیو ڈسپنسریوں کے انعقاد کے مواقع پر محدود وقت میں سینکڑوں مریض دیکھنے میں آتے اور ہم ان کے ساتھ خندہ روئی کے ساتھ پیش آتے اور کئی گھنٹے کی مسلسل محنت کے باوجود ہم خدا کے فضل کے ساتھ تازہ دم ہی رہتے گویا کہ کوئی کام کیا ہی نہیں۔ اس طرح اعصاب پر دباؤ نہیں پڑتا اور نہ ہی تھکاوٹ ہوتی ہے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ اسے اپنا سکتے ہیں بالخصوص معالج پیشہ احباب کو اس طریق پر ضرور عمل کرنا چاہئے اس میں نہ صرف معالج کا فائدہ ہے بلکہ مریضوں پر بھی اس کا نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

ہنسی اور جھوٹ

بعض لوگ ہنسنے ہنسانے کے لئے جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور اگر کہا جائے تو کہتے ہیں کونسا جھوٹ ہے یہ تو مذاق ہے۔ اس بارہ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کچھ یوں ارشاد ہے کہ جو شخص دوسروں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ ہلاکت ہے۔ ہلاکت ہے۔ یوں تو اس کی ان گنت قسمیں اور مثالیں ہیں مگر اسکی بدترین مثال جو نجانے کتنی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات کا باعث بن چکی ہے اور آئے دن بنتی رہتی ہے وہ ہے فرسٹ اپریل فول "FIRST APRIL FOOL" کی رسم۔ اس دن (جھوٹ بول کر) کہا جاتا ہے کہ تمہارے فلاں عزیز کو حادثہ پیش آگیا ہے۔ یا فلاں کو ہارٹ اٹیک ہوگیا ہے یا سنگین کیس میں گرفتار کرلیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے نتیجہ میں خطرناک حادثات و واقعات پیش آچکے ہیں یہ ایک نہایت جاہلانہ ہلاکت آفرین جھوٹ ہے جسے روکنے کے لئے اہم اقدامات کی ضرورت ہے۔

ہنسی اور فعل ہضم

ہنسنے اور خوش رہنے سے عمل ہضم نہایت خوبی سے انجام پاتا ہے جو کہ سفوفات ہاضمہ اور چورنوں سے کہیں زیادہ موثر اور بے ضرر ہے جب کہ پریشان رہنے اور کڑھنے سے یہ فعل بہت متاثر ہوتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35218 میں عتیق الرحمٰن ولد محفوظ احمد مہار قوم مہار جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہاب پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عتیق الرحمٰن ولد محفوظ احمد مہار سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید خان ولد عبدالکریم خان سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عبدالرشید ولد ڈاکٹر عبدالغنی مرحوم سیالکوٹ

مسل نمبر 35219 میں محمد خان باجوہ ولد چوہدری شکردین درویش قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر 81 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 30 ایکڑ واقع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/3900000 روپے۔ زمین برقبہ 16 ایکڑ واقع چک نمبر 172/TDA ضلع لیہ مالیتی -/1246000 روپے۔ مکان برقبہ 12 مرلے واقع بن باجوہ مالیتی -/250000 روپے۔ دو عدد ٹیوب ویل مالیتی -/80000 روپے۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ ایک عدد بھیڑ بمعہ بچہ مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 روپے ماہوار سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد خان باجوہ ولد چوہدری شکردین درویش بن باجوہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ملک سلطان احمد ولد شہزادہ صاحب بن باجوہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد محمد خان بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 35221 میں محمد اشرف بھٹی ولد چوہدری رحیم بخش قوم بھٹی پیشہ معلم وقف جدید عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 3 ایکڑ 3 کنال واقع نظام پورہ چک نمبر 80 ضلع شیخوپورہ مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ مکان میں سے حصہ مالیتی -/121000 روپے۔ 3۔ ٹریکٹر میں سے حصہ -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از

جائیداد بالا ہے۔ میں تاززیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اشرف بھٹی ولد چوہدری رحیم بخش گھوگھیات ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 شیراز ظفر وڈائچ وصیت نمبر 28935 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد گورائیہ ولد محمد حسین حیدر بھیرہ ضلع سرگودھا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عبدالمنان کوثر صاحب مینیجر ماہنامہ انصار اللہ کی ہمشیرہ ذاہرعزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر ظفر احمد صاحب گل دارالفضل شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29/اگست 2003ء بروز جمعہ بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کائنہ ظفر عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ کی والدہ شوگر اور جگر کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد افضل بٹ صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ نزیل امریکہ کی اہلیہ بغرض علاج امریکہ میں ہیں۔ علاج مکمل ہوگیا ہے اور روبصحت ہو رہی ہیں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1500 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔
(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتﷺ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔
(نظارت تعلیم ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگیا

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا 58واں اجلاس نیو یارک میں شروع ہوگیا۔ عالمی برادری کو درپیش مسائل پر بحث اس ماہ کی 23 تاریخ سے شروع ہو کر 3/اکتوبر تک جاری رہے گی جس میں اقوام متحدہ کے 191 رکن ممالک کے صدر اور سربراہان حصہ لیں گے۔ صدر پاکستان 24/ستمبر کو جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔

ماسکو پر ایران کو ہتھیار فروخت کرنے کا الزام

امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ایران کو ہتھیار فروخت کئے ہیں۔ امریکہ دفتر خارجہ کے مطابق روس کی سرکاری اسلحہ ساز کمپنی پر ایران کو لیزر گائیڈڈ آرٹلری گولے فروخت کرنے پر مختلف پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکہ نے کہا کہ روس نے ایسے ملک کو مہلک ہتھیار فروخت کئے ہیں جو دہشت گرد ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمپنی پر ایک سال کے لئے کسی بھی قسم کی امریکی معاونت، معاہدوں اور لائسنس حاصل کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ قبل ازیں عراق اور شام کو ہتھیار فروخت کرنے پر ایک کمپنی پر پابندی لگائی جا چکی ہے۔

امریکہ عراق سے جلد نکل جائے۔ صدام کی نئی آڈیو ٹیپ

ایک عرب ٹی وی چینل الجزیرہ نے صدام حسین کی ایک نئی آڈیو ٹیپ نشر کی ہے جس میں عراقیوں، امریکہ، امریکی عوام، عرب ممالک، یورپ اور دیگر کو پیغامات دیئے گئے ہیں۔ عراقیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ امریکیوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیں اور امریکہ کے خلاف جہاد کریں۔ جبکہ مجاہدین امریکی فوجیوں پر حملے تیز کر دیں۔ امریکہ سے اپنی فوجیں عراق سے جلد نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اقوام متحدہ کو کہا گیا ہے کہ وہ امریکی پالیسی کی حمایت نہ کرے۔ یورپ بھی منصفانہ رویہ اپنائے۔

یاسر عرفات کی ملک بدری کی خلاف قرارداد کو امریکہ نے ویٹو کر دیا

امریکہ نے عرب ممالک کی طرف سے سلامتی کونسل میں یاسر عرفات کی ملک بدری کے خلاف پیش کردہ قرارداد کو ویٹو کر دیا ہے۔ قرارداد میں اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ وہ یاسر عرفات کو ملک بدر کرنے سے باز رہے۔ پاکستان شام جنوبی افریقہ اور سوڈان سمیت 11 ممالک نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ برطانیہ جرمنی اور بلغاریہ نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ ویٹو کرنے پر فلسطینی سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ نے مکمل طور پر اسرائیلی مؤقف اختیار کیا ہے فلسطین عوام یہ برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں جن کی ذمہ داری واشنگٹن پر ہوگی۔

دبئی میں پہلی بار اسرائیلی پرچم لہرایا گیا

دبئی میں ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں اسرائیل کا وفد بھی شریک ہے۔ یوں وہاں پہلی بار اسرائیل کا پرچم لہرایا گیا۔ اس سے عرب باشندوں، صحافیوں اور میڈیائیوں نے غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔

ڈنمارک میں کار بم دھماکہ

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ہسپتال کے باہر کھڑی کار میں ایک بم دھماکہ ہوا جس سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

عراقی ہتھیاروں کے بارے میں امریکی دعوے بے بنیاد ہیں

اقوام متحدہ کے سابق چیف اسلحہ انسپکٹر ہنس بلکس نے کہا ہے کہ عراق کے ایٹمی ہتھیاروں کے بارہ میں امریکی دعوے بے بنیاد ہیں۔ عراق نے دس سال قبل ایٹمی ہتھیار تباہ کر دیئے تھے۔ جنگ کے بعد امریکہ کا وہاں اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود عراق میں ان ہتھیاروں کے کوئی ثبوت سامنے نہیں آئے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہاں ہتھیار نہیں ہیں۔ یہ بات انہوں نے آسٹریلوی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

شام ممنوعہ ہتھیار حاصل کر رہا ہے امریکی الزام

امریکہ نے شام پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ایٹمی، کیمیاوی ہتھیار تیار کرنے اور ان کے حصول کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دہشت گرد تنظیموں کی بھی حمایت کرتا ہے۔ یہ الزام امریکی نائب وزیر خارجہ نے کانگرس میں بحث کے دوران عائد کیا۔ شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرع نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہم امریکہ کے معقول مطالبے پورے کرنے کے لئے تیار ہیں امریکہ ہمارا پڑوسی ہے

ناصر حسین بہترین کپتان قرار پائے

وزڈن کرکٹ میگزین کے ایک تازہ سروے کے مطابق برطانوی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان ناصر حسین کو سابق انگلش لیجنڈ کپتان مائیک بریرلی کے بعد اب تک بہترین کپتان قرار دیا گیا ہے

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	19رستمبر	زوال آفتاب	12-02
جمعہ	19رستمبر	غروب آفتاب	6-12
ہفتہ	20رستمبر	طلوع فجر	4-31
ہفتہ	20رستمبر	طلوع آفتاب	5-53

پانچ لیگی دھڑوں کی متحدہ مسلم لیگ کا قیام

مسلم لیگ کے پانچ دھڑوں نے اکٹھے ہو کر متحدہ مسلم لیگ بنالی ہے، چوہدری شجاعت حسین متحدہ مسلم لیگ کے صدر ہوں گے۔ یہ اعلان وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ متحدہ مسلم لیگ کو پاکستان مسلم لیگ کہا جائے گا اور اس کے آگے گروپ یا دھڑے کا کوئی لفظ شامل نہیں ہوگا۔ وزیراعظم کی پریس کانفرنس میں چودھری شجاعت، پیر پگاڑا، حامد ناصر چٹھہ، اعجاز الحق، منظور وٹو اور وزیر اطلاعات شیخ رشید موجود تھے۔ اس موقع پر وزیراعظم نے کہا آج وزیراعظم ہاؤس میں مسلم لیگ کے پانچ گروپوں یعنی مسلم لیگ ق، مسلم لیگ فنکشنل، جونیجو، ضیاء اور جناح نے متحد ہونے کا سوچا ہے۔ پارٹی کا ڈھانچہ جمہوری طریقے سے مکمل کیا جائے گا۔ ماضی کو بھلا کر متفقہ پالیسی بنائیں گے۔ شجاعت کو صدر اس لئے بنایا گیا ہے کہ پارٹی کا نظام چلتا رہے۔ اتحاد سے ملکی سیاست کو استحکام نصیب ہوگا۔ تحریری معاہدے کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ مسلم لیگ ن بھی ہمارے ساتھ مل جائے۔ لیگی دھڑوں کے عہدیدار اور تنظیمیں ختم کردی گئی ہیں۔

حکومتی ٹیم اور ایم ایم اے کے مابین طے پانے والے نکات

ایم ایم اے اور حکومتی ٹیم کے مابین جن نکات پر فریقین کے مابین صدر مشرف کی منظوری سے مشروط اتفاق ہوا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

☆ دسمبر 2004ء کے بعد جنرل مشرف آئین کے تحت اپنے انتخاب کے لئے الیکٹورل کالج سے رجوع کریں گے اور ایم ایم اے کے ارکان قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ ساتھ سینٹ میں بھی ان کو ووٹ دیں گے۔

☆ ججز کی عمر میں اضافے کو 3 سال سے کم کر کے ایک سال کردیا جائے گا۔ ☆ نیشنل سیکیورٹی کونسل پارلیمنٹ کا ماتحت ادارہ ہوگی اور آئین میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ ☆ شیڈول 6 کے بارے میں صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے متفقہ فیصلہ کیا جائے گا۔ ☆ نیا بلدیاتی نظام قائم رہے گا۔ ☆ 58(2) ب کا استعمال سپریم کورٹ کی منظوری سے منسلک ہوگا۔ صدر مملکت کسی بھی حکومت کی برطرفی کا ریفرنس سپریم کورٹ کو بھیجیں گے جس پر عدالت عظمیٰ 45 دن کے اندر فیصلہ کرنے کی پابند ہوگی۔

☆ دسمبر 2004ء تک صدر باوردی رہیں گے وغیرہ

ملکی سالمیت کے لئے مل کر کام کریں گے

متحدہ مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے مختلف دھڑوں میں اتحاد ایک تاریخی واقعہ ہے۔ ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا تمام فیصلے اتفاق رائے اور جمہوری طریقے سے ہوں گے، ہم مسلم لیگ کو منظم اور بھرپور سیاسی قوت بنائیں گے۔ لیگی لیڈروں نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے میں ان کا ممنون ہوں اور میں ان کی رہنمائی میں کام کروں گا۔ ہم پاکستان کی سالمیت، بقا اور استحکام کے لئے مل جل کر کام کریں گے اور پاکستان کی خدمت کریں گے۔

بین الاقوامی امن واستحکام کے لئے پاکستان اور امریکہ مل کر کام کر رہے ہیں۔

پاکستان میں امریکی سفیر نینسی پاول نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ اور بین الاقوامی امن اور استحکام کے لئے پاکستان اور امریکہ مل کر کام کر رہے ہیں۔ اسلام آباد میں امریکی سٹڈی سنٹر کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا کہ القاعدہ کے خلاف کارروائی میں پچھلے دو سال کے دوران پاکستان کا کردار قابل تعریف رہا ہے۔ پاک افغان سرحدوں پر القاعدہ ارکان کے داخلہ کو روکنے کے لئے پاکستان کے فوجی دستوں کی تعیناتی سے سرحد کے دونوں اطراف استحکام پیدا ہوگا۔ جنوبی ایشیائی ممالک کے وسائل کے مثبت استعمال سے پوری دنیا کی اقتصادی اور سماجی صورتحال میں تبدیلی ممکن ہے۔

عوام کی بالادستی میرا ہدف ہے۔ مسلم لیگ ن کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام کی بالادستی میرا ہدف ہے۔ کل بھی کسی غیر آئینی اقدام کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ آئندہ بھی کسی غیر آئینی اقدام کے سامنے جھکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ پارٹی کی مرکزی نائب صدر تہمینہ دولتانہ سے ٹیلی فون پر بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے دور میں خارجہ پالیسی ہمارے ہاتھ میں تھی جب کہ آج ملک کی خارجہ پالیسی کے باعث عالمی سطح پر ملکی وقار تباہ ہو رہا ہے۔

ملازم کو ذہنی سکون نہیں ہوگا تو ذمہ داریاں کیسے نبھائے گا۔ سپریم کورٹ نے اسلام آباد کے دیہی علاقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے ہاؤس ہائرنگ کی سہولت کے حوالے سے حکومت کی اپیل مسترد کرتے ہوئے ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال رکھا۔ سیکرٹری ہاؤسنگ نے 8 جنوری 2002ء کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کرتے ہوئے دیہی علاقوں میں سرکاری ملازمین کی ہائرنگ اور سیلف ہائرنگ کی سہولت ختم کر دی تھی۔ اس نوٹیفیکیشن کو ہائی کورٹ نے قواعد سے متصادم قرار دیا تھا۔ اب سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ ملازم کو ذہنی سکون نہیں ہوگا تو ذمہ داریاں کس طرح نبھائے گا اس لئے اسلام آباد کے سرکاری ملازمین کے لئے دیہی علاقوں میں ہاؤس ہائرنگ کی سہولت برقرار رہے گی۔

خرابیاں ہر شعبے میں ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ اس ملک میں صرف سیاستدانوں کو بدنام کیا گیا ہے جب کہ ملک کے ہر شعبے میں خرابیاں موجود ہیں۔ کس کس کی اصلاح کی جائے۔ عوام میں شعور اجاگر کرنے سے ہی ان خرابیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا قول وفعل میں تضاد کی وجہ سے معاشرہ ترقی نہیں کرسکا۔ ملک کو فلاحی مملکت بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

رمضان المبارک میں اشیاء سستی کرنے کی ہدایت۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے محکمہ خوراک کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ عوام کو سستا اور معیاری آٹا فراہم کرنے کے لئے آئندہ چند روز میں جامع سکیم تیار کر کے انہیں پیش کی جائے۔ اس سکیم پر موثر عملدرآمد کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے تاکہ عوام کو رمضان المبارک میں خاص طور پر اور اس کے بعد مستقل بنیادوں پر سستا آٹا فراہم کیا جاسکے۔

طالبان کو پاکستانی فیکٹریوں سے اسلحہ مل رہا ہے۔ افغانستان کے نائب وزیر دفاع نے الزام لگایا ہے کہ طالبان کی پاک افغان سرحد پر نقل وحرکت میں اضافہ ہوا ہے۔ طالبان پاکستان کے سرحدی علاقوں میں قائم فیکٹریوں سے اسلحہ لے رہے ہیں۔ طالبان افغانستان کے سرحدی علاقوں میں مستحکم ہو رہے ہیں۔ طالبان کے پاس ان کے پہاڑی علاقوں میں قائم ٹھکانوں پر وافر اسلحہ موجود ہے پاکستان کے انتہا پسند عناصر طالبان کی مدد کر رہے ہیں جس کے باعث ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سرحدی علاقوں میں ایسے لوگوں کی فیکٹریاں ہیں جن سے طالبان آسانی سے اسلحہ لے سکتے ہیں۔

طالبان کے خلاف نئے آپریشن کی تیاری

پاکستان اور امریکہ نے طالبان اور القاعدہ کے خلاف نئے آپریشن کی تیاری کے لئے پاک افغان سرحد پر ہیلی کاپٹر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈیلی ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اس بات کا فیصلہ ایک اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں آپریشن جلد شروع کرنے کے لئے تین ماہ کے اندر تربیتی پروگرام مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سٹاک مارکیٹ میں شدید مندے کا رجحان برقرار۔ سٹاک مارکیٹ میں مندے کا رجحان دوسرے روز بھی برقرار رہا۔ جس سے مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں 26 ارب روپے کی کمی ہوگئی۔ کراچی سٹاک مارکیٹ کا انڈیکس 4300 پوائنٹس سے بھی کم ہوگیا۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب گل بطور نمائندہ مینیجر الفضل درج ذیل مقاصد کیلئے ضلع حافظ آباد کے دورہ پر ہیں۔
☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات ☆ ترغیب اشتہارات ووصولی رقوم اشتہارات

امراء کرام، مربیان سلسلہ، معلمین، صدران اور خصوصاً خریداران الفضل سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیگی مخمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29